سوال

(487)چوری کا مال واپس کرنا اور توبہ کرنا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان مذہب حنفی بے نمازی عمر سولہ برس عرصہ سے بیمار تھا اور اس کی ماں نے ایک کسی دوسرے مسلمان کا ایک مرغ چرا کر اور مار کر بلا ذبح کئے ہوئے خود بھی کھایا اور اپنے بیٹے کو بھی کھلایا۔ بعد کھانے گوشت مرغ مذکور ایک ہفتہ تک بیٹا اس عورت کا زندہ رہا آج تاریخ (20/شہر جمادی الاول 1213ھ) یوم چہار شنبہ کو قضا کر گیا جس کی نماز جنازہ مصلحت سے مسلمانوں کے نہیں پڑھی گئی یہ سمجھ کر کہ اول تو بے نمازی دوسرے گوشت حرام کھایا خیر بیٹا تو اس عورت کا مر گیا اب اس عورت کے واسطے کیا ہونا چاہیے؟ تحریر جواب مسئلہ اسلام سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت نے مرغ چرا کر آپ بھی کھایا اور اپنے بیٹے کو بھی کھلایا اس پر واجب ہے کہ جس شخص کا مرغ چرایا ہے اگر وہ معاف نہ کرے تو مرغ کا اس کو تاوان دے۔

"عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((علی الید ما اخذت حتی تؤدیہ))[1] (رواہ احمد والاربعة وصحیح الحاکم بلوغ المرام)

(سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاتھ نے جو کچھ (قرض یا عاریت کے طور) لیا وہ اس کے ذمے رہتا ہے حتی کہ اسے ادا کرے)

جو اس عورت نے اس مرغ کو مار کر بلا ذبح کھایا اور کھلایا ہے اس گناہ سے نادم ہو اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرائے اور سچے دل سے توبہ کرے کہ پھر ایسی حرکت نہ کرے۔

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا توبوا إِلَى اللَّهِ تَوبَةً نَصوحًا ﴿٨﴾... سورة التحريم

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف توبہ کرو خالص توبہ)

قُل يٰعِبادِىَ الَّذينَ أَسرَفوا عَلىٰ أَنفُسِهِم لا تَقنَطوا مِن رَحمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغفِرُ الذُّنوبَ جَميعًا إِنَّهُ هُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ﴿٥٣﴾... سورة الزمر

(کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا

نہایت رحم والا ہے اوراپنے رب کی طرف پلٹ آؤاوراس کے مطیع ہوجاؤ)

---

[1] مسندأحمد(۸/۵) سنن أبي داود، رقم الحديث (۳۵۶۱) سنن الترمذي، رقم الحديث (۱۲۶۶) سنن النسائی الکبریٰ (۳/ ۴۱۱) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۲۴۰۰) اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھیں: ضعیف الجامع، رقم الحديث (۳۷۳۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 729

محدث فتویٰ